مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب

عقیقہ کی مشروعیت کا فلسفہ

احکام شرعیہ کی مشروعیت میں بعض حکمتیں پنہاں ہوتی ہیں۔ عقیقہ کی مشروعیت اور ساتویں دن کی رعایت کی بعض حکمتیں علماء نے بیان کی ہیں۔ نفس مشروعیت کی حکمتوں اور فلسفوں کی طرف فیلسوف اسلام حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ:-

و کان فیہا مصالح کثیرۃ راجعۃ الی المصلحۃ الملیہ والمدنیہ والنفسیہ فابقاھا النبیؐ وعمل بہا ورغب الناس فیہا۔[1]	عقیقہ میں بہت سی مصلحتیں تھیں جن کا تعلق مصالح نفسیہ مدنیہ اور ملیہ سے تھا۔ ان مصالح کی وجہ سے رسول اللہؐ نے اس کو باقی رکھا۔ خود بھی اس پر عمل کیا اور لوگوں کو بھی اس کی رغبت دلائی۔

عقیقہ کے فوائد سے متعلق حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں:-

۱۔ (ایک فائدہ تو یہ ہے) کہ (معاشرہ میں) بچے کا اپنے سے نسب کا متعارف کرانا ایک ضروری امر ہے تاکہ معاشرہ والوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لڑکا فلاں شخص کا بیٹا ہے: تاکہ معاشرہ میں کوئی شخص اس کے متعلق ناپسندیدہ بات نہ کہہ سکے۔ اس کے تعارف کے لئے ایک صورت یہ بھی تھی کہ یہ شخص خود گلیوں اور کوچوں میں پکارتا رہے کہ میرا بچہ پیدا ہوا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ یہ بات ناگوار تھی۔ اس لئے جب عقیقہ والوں کو عقیقہ پر بلائے۔ یا لوگوں کے پاس گوشت بھیجا جائے تو اس عقیقہ کی وجہ سے لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ اس شخص کے ہاں بچہ یا بچی پیدا ہوئی ہے۔

۲۔ عقیقہ کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان میں سخاوت کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ بخل اور کنجوسی جیسی مذموم صفت سے بچنے کی ایک تدبیر ہے جو انسان کی خوبی شمار ہوتی ہے۔

عقیقہ کا مذہبی اور ملی فائدہ | عقیقہ کے مذہبی اور ملی فوائد میں سے ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ اس میں ملت ابراہیمی سے تعلق کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کے ہاں بچہ پیدا ہونے پر زرد رنگ کے پانی میں اس کو رنگ دیا جاتا ہے

---

[1] حجۃ اللہ البالغہ ج ۲۔ ص ۱۴۴

جس کو اپنے ہاں لوگ "معمودیہ" (بپتسمہ) کہتے ہیں۔ اور اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

صبغۃ اللّٰہ و من احسن من اللّٰہ — ہم نے اللہ کا رنگ قبول کیا ہے اور اللہ کے رنگ سے اور کس کا رنگ

صبغۃ و نحن لہ عبدون [1] — بہتر ہو سکتا ہے اور ہم تو اسی اللہ کے پرستار ہیں۔

اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کے لئے یہ ضروری ہوا کہ مسلمان اپنی نسبت ملت ابراہیمی سے واضح کرے۔ مسلمانوں کے عام معاشرتی افعال میں ایسے طریقے ہونے چاہئیں جس سے ملت ابراہیمی کا تعلق معلوم ہوتا ہو۔ ملت ابراہیمی میں یہ متعارف تھا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی جگہ ایک دنبہ ذبح کیا تھا۔

علاوہ ازیں مشہور افعال میں سے حج بھی ہے جس میں ذبح کرنا اور بال منڈوانا ہے۔

تو عقیقہ کرنے سے ملت ابراہیمی کے ان متعارف افعال اور امور سے نسبت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے مذہبی تعلق کے مظاہرہ کے لئے ایک عظیم صورت ہے۔ ایک اہم (نکتہ) یہ بھی ہے کہ اس میں تابعداری اور انقیاد کا ایک نمونہ ہے۔ کیونکہ بچے کی پیدائش پر اس عقیقہ سے ایسا ہی ہوا۔ جیسا کہ اس نے اپنا یہ بیٹا ہی اس کے دربار میں پیش کیا جو اتباع اور فرمانبرداری کی معراج ہے۔ [2]

عقیقہ کرنے میں ایک نکتہ اور راز یہ بھی ہے کہ انسان کو اپنا بچہ بڑا پیارا ہوتا ہے۔ بچے کی پیدائش پر والدین کو نہایت خوشی حاصل ہوتی ہے۔ مستقبل کی امیدوں کے سوچ و فکر سے گھر کا ہر فرد خوشی کی وجہ سے اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ ہر ایک کا دل فرح و سرور سے لبریز ہوتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ بطور تشکر کچھ تصدق ہو اور تصدق کی بہترین صورت یہ قربانی یعنی عقیقہ ہے [3]

عقیقہ کے فوائد میں سے اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ عقیقہ کا گوشت فقراء اور مساکین دوستوں اور رشتہ داروں کو کھلانے سے پیٹ بھر کر طبعی طور پر ان کے دلوں سے دعائیں نکلیں گی جس سے بچہ کا مستقبل روشن ہو گا۔ ان دعاؤں کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

تسبیع کی رعایت کا فلسفہ یہ بات ثابت ہے کہ عقیقہ میں بہتر یہ ہے کہ یہ بچے کی پیدائش کے ساتویں دن ہو۔ حضرت شاہ ولی اللہ اس کے متعلق فرماتے ہیں "اگر بچہ کی پیدائش کے وقت یہ ضروری قرار دیا جائے تو ممکن ہے کہ اس سے بچے کے والدین کو تکلیف ہو۔ کیونکہ ایک تو لوگ بچے اور اس کی ماں کی خبرگیری میں مصروف اور مشغول رہتے ہیں ایسے وقت میں ان کو عقیقہ کا حکم کرنا شاید زیادہ بوجھ نہ بنے۔ علاوہ ازیں ایسے اوقات میں کبھی کبھار حیوان ملنے میں بھی دشواری ہوتی ہے فوراً لزوم کی صورت میں گھرانہ ان تمام مشکلات سے دوچار ہو گا۔ اس لئے مسنون یہ رہا کہ عقیقہ ساتویں دن ہو۔ جس کے لئے ایک ہفتہ قابل اعتماد مدت ہے [4]

---

[1] سورہ بقرہ [2] حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۲۱۴ ، ۲۰۳ [3] الذبائح فی الشریعۃ الاسلامیہ ص ۲۸۳
[4] حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۲۱۴